اوقات نماز میں تقدیم وتاخیر

[اس روایت کی ترتیب وتدوین اور شرح ووضاحت جناب جاوید احمد غامدی کی رہنمائی میں ان کے رفقا معز امجد، منظور الحسن، محمد اسلم نجمی اور کوکب شہزاد نے کی ہے۔]

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

رُوي انه كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا اشتد البرد بكر بالصلاة وإذا اشتد الحر أبرد[2] بالصلاة.[3]

روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم شدید سردی میں نمازیں ان کے اولین اوقات میں پڑھتے تھے اور شدید گرمی میں نمازوں کو ٹھنڈا کر کے پڑھتے تھے[1]۔

ترجمے کے حواشی

۱۔ شریعت میں نمازوں کے ابتدائی اور اختتامی اوقات متعین ہیں۔ ان کے دوران میں کسی وقت بھی انفرادی یا اجتماعی طور پر نمازیں ادا کی جا سکتی ہیں۔ اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم باجماعت نمازوں کے اوقات مقرر کرتے ہوئے لوگوں کی سہولت ملحوظ رکھتے تھے۔ چنانچہ جن نمازوں میں تقدیم وتاخیر کر کے موسم کی شدت سے بچا جا سکتا ہے، انھیں آپ شدید سردی میں اولین اوقات میں پڑھتے تھے اور شدید گرمی میں موخر کر کے پڑھتے تھے۔

متن کے حواشی

۱۔ اپنی اصل کے اعتبار سے یہ بخاری کی روایت، رقم ۸۶۴ ہے۔ بعض اختلافات کے ساتھ یہ حسب ذیل مقامات پر نقل ہوئی ہے:

ابن خزیمہ، رقم ۱۸۴۲۔ بیہقی، رقم ۵۴۶۸، ۵۴۶۹، ۵۴۷۰۔

۲۔ بیہقی، رقم ۵۴۷۰ میں یہی بات ان الفاظ میں بیان ہوئی ہے:

إذا كان الحر أبرد بالصلاة و إذا كان الحر بكر بالصلاة.

''نبی صلی اللہ علیہ وسلم گرمیوں میں نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھتے تھے اور سردیوں میں اولین وقت میں پڑھتے تھے۔''

۳۔ بخاری، رقم ۸۶۴ سمیت بعض روایتوں میں یہ بات بیان ہوئی ہے کہ جمعے کی نماز میں بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی طریقہ تھا۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com